سلسلہ خطبات جمعہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب

ضبط وترتیب : حافظ محمد سلمان الحق انوار حقانی

مدرس دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

ایمان اور عمل صالح کا تلازم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ وعداللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لنھم ولیبدلنعم من بعد خوفھم امنا یعبد ونني لایشر کون بی شیا ومن کفر بعد ذلک فاولیک ھم الفاسقون۔ (پارہ ۱۸۔سورۃ نور۔آیت ۵۵)

ترجمہ: اللہ نے تم میں سے جو لوگ ایمان لائے ہیں اور نیک عمل کئے ہیں، وعدہ کرلیا ہے کہ ان کو البتہ ملک میں اس طرح حاکم بنادیں گے، جس طرح حاکم بنایا پہلے لوگوں کو۔ اور ان کے لئے اسی دین کو جوان کے لئے پسند کردیا جمادیں گے، اور ان کے خوف کے بدلے ان کو امن (اللہ) دے گا (یہ لوگ) میری عبادت کریں گے، میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے۔ اس کے بعد جو لوگ ناشکری کریں پس وہی لوگ نافرمان ہوں گے۔

ایمان وعمل صالح کا تلازم: قرآن میں کئی جگہوں پر رب العزت نے ایمان کے ساتھ نیک اعمال کرنے والوں کیلئے لامتناہی انعامات واجور کی بشارتیں دی ہیں۔ کہیں جنت الفردوس کی خوشخبری دی گئی، کہیں وعدہ کیا گیا کہ ایسے لوگوں کو نہ اپنے ساتھ بے انصافی کا ڈر ہوگا اور نہ نقصان کا خوف۔ یہی رب کو وحدہ لاشریک ماننے اور نیک عمل کرنے والوں کو خالق و مالک کون ومکان کی زیارت سے بارآور ہونے کا مژدہ سنایا گیا۔ دل کی گہرائیوں سے ایمان لانے والے مسلمان کا پختہ عقیدہ ہے اور ہر مؤمن کا ہونا چاہیے کہ اعمال صالحہ کے صلہ بھی قرآن وحدیث میں جن عطایا کا ذکر کیا گیا ہے آخرت میں انکا حاصل ہونا یقینی ہے۔ انمیں شک وشبہ وتردد کرنے والا اپنے ایمان بچانے کی فکر کرے

ایک آنکھ کی قیمت کا جواب نہیں: مالک کائنات نے جن وعدوں سے ہمیں نواز رہے ہیں یہ بھی اس کی عظیم کرم فرمائی اور احسان ہے، ورنہ جتنے احسانات ونعمتوں سے ہمیں نوازا اور لمحہ لمحہ انسان کو حاصل ہورہے ہیں ایک آنکھ ایسی دولت ہے کہ اگر اس کے شکریہ کے بدلے عمر کا تمام حصہ بندہ اعمال صالحہ میں صرف کرے اس آنکھ کا عوض وبدلہ نہیں بن سکتا۔ دائیں بائیں آگے پیچھے اوپر نیچے ذات باری کے نوازشات کے ایک ایسے سمندر میں انسان ڈوبا ہوا ہے جس کا نہ کنارہ دریافت ہوسکتا ہے اور نہ تہہ تک رسائی انسان کے بس میں ہے۔

نعمتوں کا عدم: پھر اس کی شان رحیمانہ وکریمانہ کے قربان جایئے یہ کرم فرمائیاں صرف مؤمن کے لئے مختص نہیں بلکہ غیر مسلم بھی مسلمان کے ساتھ نعمتوں کے اس دستر خوان سے حاجات ومقتضیات کو پورا کر رہا ہے کہ کہیں کل روز قیامت کافر کو شکوہ کرنے کا موقع نہ ملے کہ مخصوص بندوں کو نعمتیں دے کر ہمیں محروم رکھا گیا۔

دنیا میں ایمان واعمال صالحہ کے برکات: آخرت میں جو کچھ حاصل ہوگا وہ تو قطعی ہے اس کے علاوہ دنیا میں بھی ایمان اور عمل صالحہ کے مرتکب ہونے والوں کو دنیا ہی میں جو عظیم منافع اور درجات ملنے والے ہیں ان کا وعدہ اور ذکر مالک الملک نے بیان کے ابتداء میں تلاوت کردہ آیت میں فرمایا ہے کہ اے مسلمانو! اگر تم خدا کی وحدانیت اس کے رسول کی رسالت کا اقرار کرنے کیساتھ انکے بتائے ہوئے صراط مستقیم پر چلنے انکے اوامر پر عمل اور محرمات وممنوعات سے بچتے رہو، تو دنیا کے تمام لوگ اسی کے برکت سے تمہارے مسخر ہو کر دنیا کی خلافت، تمکنت، نیابت سلطنت تمہیں حاصل ہو جائے گی۔ انفرادی واجتماعی مشکلات ختم ہو کر راحت وسکون، امن واطمینان کی زندگی بسر کرو گے۔ ملک آباد وشاداب ہوگا۔ زمین کا قبضہ حاصل ہونے کیساتھ ساتھ لوگوں کے قلب اور قالب پر حکومت تم کرو گے، حاکم وبادشاہ تم بنو گے۔

علم کے نور سے جہالت کا خاتمہ: رحمتِ عالمؐ جزیرۃ العرب کے جس خطہ میں آفتاب نبوت بن کر مبعوث ہوئے اس زمانہ کو دور جہالت اور وہاں کے رہنے والوں کو جہلائے عرب کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ وجہ ظاہر ہے کہ تمام گناہوں کا سرچشمہ اور جڑ جہالت ہے۔ اسی جہل کے خاتمہ کیلئے پہلے وحی اقراء باسم ربک الذی خلق ''نازل ہوئی کہ علم کے حصول کے بعد جملہ معاصی کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ حضورؐ نے ان کے سامنے اعلان فرمایا ''انما بعثت معلما'' کہ میں معلم بن کر تمہارے پاس بھیجا گیا ہوں تاکہ تمہیں تعلیم کے زیور سے آراستہ کر کے جہالت ختم کردوں

بعثت سے قبل جہالت کا منظر: حضورؐ کی بعثت کے وقت ان کی ظاہری صورت انسانوں کی تھی مگر اعمال وکردار، تہذیب وتمدن اور معاشرہ میں وہ جانوروں سے بدتر تھے۔ خدائے وحدہٗ لاشریک کی وحدانیت کا قائل ہونا تو دور کی بات تھی گھر گھر بت خانے بنا کر ہر فرد کا اپنا خدا ومعبود بلکہ ایک ہی وقت کئی کئی خداؤں کو اپنا رب سمجھ کر پرستش کرتے۔ خوبصورت پتھر ہاتھ آتا اسے محفوظ رکھ کر خدا کی حیثیت دیتے کچھ مدت کے بعد اگر دوسرا پتھر پہلے سے زیادہ خوبصورت مل جاتا تو پہلے والے پتھر یعنی معبود کو پھینک کر دوسرے پتھر کی عبادت میں لگ جاتے۔ رب ذوالجلال کا مقدس بیت یعنی خانہ کعبہ بھی بتوں سے بھرا تھا، قتل وقتال تو ان کا محبوب مشغلہ تھا۔ راستے کے بیچ ایک شخص ٹانگیں پھیلا کر گزرنے والوں کو چیلنج کرتا کہ میں دیکھتا ہوں کس میں جرأت ہے کہ میری ٹانگوں کو سمیٹ کر یا اس کے اوپر گزرتا ہے اگر کوئی راستہ عبور کرنے کی کوشش کرتا مقابلہ کا طویل سلسلہ شروع ہوتا، کسی کے باغ میں ایک خارش زدہ اونٹ کا کھجور کے تنے سے اپنے بدن کو ملنے سے درخت میں موجود چڑیا کے گھونسلے سے انڈے یا چڑیا کے بچے گرنے سے باغ اور اونٹنی کے مالک کے درمیان جو لڑائی شروع ہوئی فریقین کے بے شمار افراد موت کی آغوش میں چل کر یہ معرکہ کئی سالوں پر محیط رہا۔ زنا اور ڈاکہ زنی میں تو وہ یکتائے زمانہ تھے۔ ان کے علاقہ سے کسی راہ پر مسافر کا صحیح وسالم گزرنے کا تصور بھی

محال تھا۔ نکاح کے نام پر عجیب وغریب طریقے مروج تھے۔ جو کہ درحقیقت زناکاری اور بے غیرتی کی بدترین شکل تھے۔ جسے عروہ بن الزبیر نے حضرت عائشہؓ سے کتب احادیث میں تفصیل سے ذکر فرمایا ہے۔ گمراہی وتباہی کی ایسی ظلمتوں اور وادیوں میں بھٹک چکے تھے' کہ انسان دوسرے انسان کے لئے درندہ سے بڑھ کر خونخوار بھیڑیا کی حیثیت اختیار کر چکے' دوسرے انسان کا خون کرنا تو ان کے ہاں کوئی مسئلہ نہ تھا۔

<u>غیرت کے نام پر قتل:</u> غیرت کے نام پر اپنے بیٹوں کو صرف اس لئے قتل وزندہ درگور کر دیتے کہ کل کلاں یہ بالغ ہو کر اس کی شادی کرنا پڑے گی' جھوٹی انا اور جاہلانہ غیرت کے نام پر ان کو یہ گوارا نہ تھا کہ بیٹی کی شادی کروا کر کوئی ان کا داماد بنے۔ اور ان کی بیٹی سے ازدواجی سلسلہ قائم کرے وہ یہ بھی نہ سوچتے کہ اگر کسی کا داماد بننا حمیت اور غیرت کے خلاف ہے تو یہ خود کیسے اور کہاں سے پیدا ہوئے۔ قرآن پاک نے انکے اسی جرم کو ان الفاظ میں بیان فرمایا:

واذ الموؤدة سيئلت بای ذنب قتلت. (سورۃ تکویر۔رکوع ۱)

ترجمہ: اور جب زندہ گاڑھی ہوئی لڑکی پوچھی جائے گی کہ کس گناہ پر (تم) ماری گئی۔

ان کے نزدیک بیٹوں کا وجود بھی قابل نفرت رہا' صرف اس خوف سے کہ بیٹے بڑے ہو کر ان کے اخراجات برداشت کرنے ہوں گے۔ ان کی زندگی ہی ختم کرتے اور یہ سوچتے تک نہ تھے کہ ہم بھی کسی شخص کی اولاد ہیں جس ذات نے ہمارے پالنے کا بندوبست کیا ہے وہی اولاد کی کفایت وکفالت کرے گا۔ اس قسم کے حالات کے پیدا ہونے پر رب کائنات نے فرمایا: لا تقتلوا اولادكم خشية املاق. (سورۃ بنی اسرائیل' رکوع ۴)

ترجمہ: فقر کے خوف کی وجہ سے اپنی اولاد کو مت قتل کرو۔

<u>برتھ کنٹرول خلاف شریعت ہے:</u> آج عقل ودانش سے عاری غیر مسلم اور مسلم دنیا میں ان کے حواری بھی یہی ڈھنڈورا پیٹ رہے ہیں کہ مسلمانوں کی ترقی میں سب سے بڑی رکاوٹ کثرتِ اولاد ہے۔ جب تک نس بندی کے ذرائع اور وسائل استعمال کر کے آبادی اور شرح پیدائش کو کنٹرول نہیں کیا جاتا پسماندگی اور غربت انکے مقدر رہے گی۔ یہ شیخی وعقل بگھارنے والے یہ بھول جاتے ہیں کہ حقیقی مالک ورازق اللہ کی ذات ہے وہی کھلاتا' پلاتا اور پالتا ہے۔ اس ذات اقدس کا ارشاد ہے وما من دابته فی الارض الاعلی الله رزقها ۔ (سورۃ ہود۔رکوع ۱)

ترجمہ: ''اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمہ نہ ہو''

جو خالق ومالک حیوانات وحشرات' کیڑے مکوڑوں کے رزاق کا بندوبست کرتا ہے وہ اپنی محبوب مخلوق یعنی انسان جسے خود اس نے اشرف المخلوقات کے لقب سے نوازا ہے اور اس کی خاطر پوری کائنات کو پیدا کر کے کروڑہا نعمتوں کے وسیع وعریض دسترخوان بچھا دیئے انکے پالنے کا کیسے بندوبست نہ فرمائیگا۔ افسوس کہ مسلمانوں میں بھی نئی تہذیب کے دلدادہ بعض روشن خیال' وسعت نظر کا دعویٰ کرنے والے اسی نظریہ کے پرچارک اپنے پاؤں پر خود کلہاڑا مار رہے ہیں۔

<u>خاندانی منصوبہ بندی امت کے خلاف سازش ہے:</u> مختلف خطبوں کے دوران خاندانی منصوبہ بندی کے نام پر

مسلمانوں کے ساتھ جو دین دشمنی اور ڈرامہ کھیلا جارہا ہے اس کے مضر اثرات اور نتائج کا ذکر کرتا رہتا ہوں۔ کہ سب سے بڑا نقصان مسلمان کا اپنے رب پر توکل اور اعتماد کا جو عقیدہ ہے وہ متزلزل ہو کر رہ جاتا ہے۔ دوم یہ کہ اولاد کی راہ میں رکاوٹ کے لئے جو اسباب استعمال میں لائے جاتے ہیں۔ نتیجہ یہ نکلا کہ جو مرد وعورت زنا کا ارادہ کر کے اس خوف سے ان کو بریک لگ جاتی کہ اگر نطفہ حمل کی شکل اختیار کر گیا تو شرمندگی ہوگی۔ اب وہی لوگ نسل کش اشیاء استعمال کر کے اس خوف سے آزاد ہو گئے۔ اور یہی خواہش مادر پدر آزاد یورپ' امریکہ اور کفری معاشرہ کی تھی جنہیں انہوں نے مٹھائی میں زہر ملا کر بہت خوشنما اور خوبصورت انداز میں مسلم معاشرہ میں پھیلا کر ان کو آزادی کے نام پر آوارگی اور بے راہ روی کا دلدادہ بنا دیا۔ انہی اعمال کی وجہ سے آج پوری امت مسلمہ اللہ کے غیض وغضب کا شکار ہو چکی ہے۔

مسلمانوں کی افرادی قوت کو گھٹانے کا منصوبہ: سوم یہ کہ اسلام جو عالمگیر مذہب' امن وسلامتی کا داعی اور دائمی نجات وفلاح کا علمبردار دین ہے۔ اس کی حقانیت اور ثمرات کو دیکھ کر بڑی تیزی سے دنیا کے گوشے گوشے میں غیر مسلم دائرہ اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔ اسلام سے خوف زدہ قوتوں کو خطرہ ہے کہ کہیں ایسا وقت نہ آئے کہ یہ دین حقہ افرادی لحاظ سے روئے زمین کا سب سے بڑا مذہب نہ بن جائے۔ اور مسلمان و دیگر مذاہب کے پیروکار جو اپنی کثرت تعداد کے دعویدار ہیں ان کے دعویٰ کو چیلنج نہ کریں ان کی افرادی قوت روکنے کے لئے اس عمل کو ترقی راز کی حیثیت سے پیش کررہے ہیں۔ ہمارے اسلامی آداب وروایات ومعاشرہ کو مٹانے کے لئے عالم کفر کی طرف سے طرح طرح کے مختصر المدت اور طویل المعیادی منصوبے بنائے جارہے ہیں اور ادھر ہم ہیں کہ ہمارے درمیان ان کی نقالی کرنے کی دوڑ لگی ہوئی ہے اگر کسی میں نقالی کی قوت واستطاعت نہیں وہ بھی اپنے مذہبی عقائد کی بقاء کی کوشش کرنے کی بجائے خوابِ خرگوش میں مبتلا ہے۔

حضور اقدسؐ کے وجود مسعود کی برکتیں: بہرحال یہ حجاز کے باسیوں کا اپنی اولاد کو رزق میں کمی آنے کے خوف سے قتل کرنے کے سنگ دلی کا ذکر تھا جس کے ذیل میں موجودہ دور کے یورپ کے نظریات کے پرستار مسلمانوں کا بھی ذکر ہوا۔ صرف یہ نہیں بلکہ حضورؐ کی تشریف آوری سے قبل ان قبائل میں حکومت نام کی کوئی چیز نہ تھی ''جس کی لاٹھی اس کی بھینس'' پر سارا معاشرہ قائم تھا۔ جو طاقتور ہوتا کمزور اس کے ظلم وستم کو سہنے پر مجبور تھا۔ فرد فرد کا دشمن' گاؤں گاؤں کا اور قبیلہ قبیلے کا۔ دنیا کے دیگر اقوام ان کو جاہل' امّی' قاتل اور ڈاکو جیسے الفاظ سے یاد کرتے ہر قسم کے برائی کے سمبل بنے ہوئے تھے۔ بدکاری اور بدنامی میں باقی دنیا کے رہنے والے ان کا نام بطور مثال ذکر کرتے' اپنے بداخلاقی اور بداعمالیوں کی وجہ سے ان کو بار بار طاقتور قوتوں کے ہاتھوں غلاموں جیسی زندگی گزارنے پر مجبور ہونا پڑا۔ اسی کفری عقائد اور ظلمتوں سے بھرے علاقہ میں جب رحمۃ للعالمین کا وجود مسعود مبعوث ہوا کیا تبدیلی آئی۔ انشاء اللہ اس کا ذکر آئندہ جمعہ کو ہوگا۔ رب العزت مجھے اور آپ سب کو گناہوں کی دلدل میں پھنسنے سے محفوظ فرمائے۔ (آمین)